© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

خدا کا شکر ہے قلم کا مسافر "صدیقِ اکبر" یعنی سیرت حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تسوید و ترتیب کی جس راہ میں دو برس سے گامزن تھا اب اس کی منزلِ آخر آ لگی ہے۔ کتابت شروع ہو چکی ہے، امید ہے کہ اکتوبر نومبر تک ندوۃ المصنفین کے معہود کتابی سائز کے ساڑھے پانچ سو چھ سو صفحات پر آئے گی۔ اس کتاب کے چند صفحات "صدیق اکبر سے حضرت علی کی بیعت" اور "مالک بن نویرہ کا واقعہ" کے عنوان سے برہان کی دو اشاعتوں میں نکل چکے ہیں جن کو ملاحظہ فرما کر مولانا مناظر احسن گیلانیؒ۔ شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی اڈیٹر "معارف"، ڈاکٹر زبید احمد کراچی۔ اور جناب شبیر احمد خاں غوری ایم۔ اے ال۔ ال۔ بی۔ الہ آباد نے تحسین و ستائش کے خطوط لکھے اور بڑی داد دی تھی۔ پوری کتاب اسی نہج اور اسلوب پر لکھی گئی ہے۔ عہد صدیقی کا کوئی تاریخی۔ فقہی اور سیاسی مسئلہ ایسا نہیں ہے جس کی گرہ کشائی نہ کی گئی ہو۔ اور کوئی خلا نہیں ہے جسے خالص علمی اور تحقیقی بنیادوں پر پُر نہ کیا گیا ہو۔ بہرحال بحث و تحقیق تنقید و تحیص۔ جامعیت مباحث اور وسعت مآخذ کے اعتبار سے کتاب کس پایہ کی ہے؟ اس کا فیصلہ تو اربابِ علم و تحقیق ہی کریں گے۔ البتہ ایک بات جو مصنف بھروسہ کے ساتھ کہہ سکتا ہے یہ ہے کہ جس اروشنائی سے اس کتاب کی تسوید ہوئی ہے اُس میں چند اشکہائے نیم شبی اور چند قطرہائے خونِ جگر بھی شامل رہے ہیں:-

ز چشمم آستیں بردار و گوہر را تماشا کن

اس کتاب کو شروع کرنے سے پہلے "الاسلام" کے نام سے ایک ضخیم کتاب لکھنی شروع کی تھی اور متعدد اجزا لکھ بھی لئے تھے کہ اچانک سیرتِ صدیقی لکھنے کا جذبہ پیدا ہوا اور قلم ہمہ تن ادھر مصروف ہو گیا اب اس کا آخری باب بھی ہو جائے تو "الاسلام" کو پھر شروع کرنے کا ارادہ ہے ومنہ التوفیق وعلیہ التکلان

© rasailojaraid.com